

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ سُورَةُ الْغَفْلَةِ

ترجمہ :- اگر یہ شرک کرتے تو البتہ ان کے اعمال ضائع ہو جاتے

مخدومنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کے

نادان دوست

نوٹ

یہ رسالہ اول سے آخر تک تعصب سے الگ ہو کر منظر انصاف
ملاحظہ فرمائیں۔ پھر جب حق واضح ہو جائے۔ تو اسے قبول
کریں۔ یہی اس کی قیمت ہے۔ اِنْ اُخْرِیْ اِلَّا عَلٰی اللّٰهِ

منجانب

جماعت المسلمین۔ چوہدری مفتی باقر لاہور

مقامی حضرات مفت اور بیرونجات سے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر سہولتیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَحْمِيدُهُ وَتُحْسِنُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

مشرکین نے نہایت ہی واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اس امر کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ وظیفہ :-

امداد کن امداد کن، از بند غم آزاد کن، در دین دنیا شاد کن، یا شیخ عبدالقادر (ترجمہ) مدد کر مدد کر، قید غم سے نجات دے، دین اور دنیا میں کامیاب کر اے شیخ عبدالقادر

کے پڑھتے وقت شیخ عبدالقادر کو ہی مخاطب کرتے ہوئے ان سے دعا مانگتے ہیں۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو شخص مصیبت کے وقت حضرت شیخ کا نام لے کر انہیں پکارے۔ تو شیخ موصوف خود اُس کی مشکل حل کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اپنے ٹریکٹ "پیلی کے دام" صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں۔

"وظیفہ :-

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن

در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر

بالکل فرمانِ غوثیہ رضی اللہ عنہ کے مطابق و موافق ہے۔ حضور

نے خود اس کی اجازت فرمائی اور ان الفاظ کے ساتھ :-

من نادى باسمى فى شدّة فرجت عنه يعنى جو
مصیبت میں میرا نام لیکر پکارے میں اُس کی مصیبت دفع
کرویتا ہوں !

ہم نے اپنے ٹریکیٹ شرک سے بچو، میں اس امر کی تصریح کی تھی کہ
یہ اور اس قسم کی دیگر روایات محدومنا شیخ عبدالقادر دہلوی کے وجود مسعود پر ہتھان
محض اور افترا ہیں۔ اور حضرت شیخ کا دامن ان شرک آموز روایات سے
بالکل پاک ہے۔ اور نیز وعدہ کیا تھا کہ ہم عنقریب اس موضوع پر ایک
رسالہ شایع کریں گے۔ چنانچہ رسالہ ہذا اسی غرض سے شایع کیا جا رہا ہے

نادان دوست

داناؤں کا قول ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا۔ بعض ہندو
سکھ۔ عیسائی باوجودیکہ اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ لیکن آج تک ان میں
سے کسی نے یہ جرات نہیں کی کہ بزرگان اسلام میں سے کسی ایک پر یہ افترا کر کے
کہ وہ شرک کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ لیکن دورِ حاضرہ کا بدعتی محض اپنی جہالت
اور علماءِ سود کی فریب دہی کی وجہ سے اس امر کا مدعی ہے
کہ محدومنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو اپنی عبادت
کی طرف بلایا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جو شخص مصیبت کے وقت میرا نام لے کر
مجھ سے دفع مصیبت کے لئے دعا کرے۔ میں اُس کی مصیبت دفع کر دیتا ہوں۔
جس قدر واعیان الی اللہ دنیا میں تشریف لائے۔ سب نے یہی تعلیم دی۔
اَعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ اللہ کی عبادت کرو۔ اور اللہ کے
سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔

لیکن دورِ حاضرہ کا بدعتی۔ بندگانِ خدا کو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مصیبت پڑے پر شیخ عبدالقادر کا نام لے کر انہیں پکارو۔ وہ تمہاری مصیبت کو دفع کر دیں گے۔ حالانکہ دفعِ مصائب کے لئے دعا مانگنا عبادت ہے۔

ملاحظہ ہو فرمانِ نبویؐ :-

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ :- دُعا ہی تو عبادت ہے۔

لہذا جو شخص دفعِ مصائب کے لئے شیخ عبدالقادرؒ سے یوں دعا کرے کہ

(۱) در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر ا

ترجمہ دین اور دنیا میں کامیاب کر۔ اے شیخ عبدالقادر

(۲) ماہمہ محتاج تو حاجت روا۔ المدد یا غوث الاعظم پیر ما

ترجمہ۔ اے غوث الاعظم ہم سب محتاج ہیں۔ اور آپ حاجتوں کے پورا کرنے والے ہیں۔ ہماری مدد کیجئے۔

وہ گویا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کرتا ہے۔ ان کا پجاری

ہے اُس کا دعویٰ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں)

جھوٹا ہے۔ وہ باوجود زبانی کلمہ توحید پڑھنے کے مشرک ہے۔

قوله تعالیٰ :-

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ

إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ (سورہ یونس) ہیں۔ اور اس کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد اگرامی

(۱۱) "اے قوم! میں اللہ تعالیٰ کا متادی ہوں۔ میرا فرمان مانو، اس کی عبادت اور اس کی درگاہ کے دروازے کی طرف تمہیں بلاتا ہوں۔ منافق خلقت کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں بلاتا۔ بلکہ اپنے نفس کی طرف بلاتا ہے۔"

(فتح الربانی ۱۴۶)

اے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نادان دوستو! خدا را غور کرو۔ کہ تم شیخ موصوف کی طرف ذیل کا دعویٰ کہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص مصیبت کے وقت میرا نام لیکر مجھے پکارتے ہیں اُس کی مصیبت دفع کر دیتا ہوں۔" فسوب کر کے آپ کی عزت کر رہے ہو۔ یا تو ہیں۔ یقیناً یہ آپ کی انتہائی توہین ہے۔ جس کو کہ کوئی سلیم الفطرت انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ اوہم تمہیں آپ کی صحیح تعلیم سے آگاہ کریں۔ ذرا غور سے پڑھیں۔ سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اگر حق واضح ہو جائے۔ تو شرکیہ وظائف سے توبہ کریں۔ ورنہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیخ موصوف کی محبت کا دم بھرنا چھوڑ دیں۔

(۱۲) وَرَوَى فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ أَنَّ
اللَّهَ سُبْحَانَهُ يَقُولُ وَعِزَّتِي وَ
جَلَالِي وَجُودِي وَجَبْرِي لَا قُطْعَانَ
أَمَلٍ كُلِّ مَوْمِلٍ أَمِلَ غَيْرِي بِالْيَأْسِ
لَا يَسْتَنِي تَوْبُ الْمَذَلَّةِ بَيْنَ النَّاسِ
وَلَا يَعْدِلُهُ مِنْ نَرَابِي وَلَا قُطْعَانُهُ
مِنْ وَصَلِي أَوْ مَمْلٍ غَيْرِي فِي

ترجمہ اور مروی ہے بعض حدیثوں میں یہ کہ تحقیق
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ کو اپنی عزت اور بزرگی اور
سخاوت اور بڑائی کی قسم کہ میں قطع کر دوں گا۔ امید
امید ور رکھنے والے کی کہ امید رکھے میرے
غیر سے تا امید کیسی اچھے اور البتہ میں اُس کو
پہناؤں گا۔ خواری کے کپڑے لوگوں کے درمیان
اور البتہ اُس کو دور کر دوں گا اپنے قرب سے اور

السُّدَّ آثِدٍ وَالسُّدَّ آثِدٍ بِيَدِي
وَأَنَا الْحَيُّ وَبِرَجْوَةٍ غَيْرِي وَيَطْرُقُ بِالْفِكْرِ
أَبْوَابُ غَيْرِي وَهِيَ مُفْتَلَقَةٌ وَمَفَاتِيحُهَا
بِيَدِي وَرَوَى فِي خَيْرِ أَخْرَافِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَعْتَصِمُ بِي دُونَ
خَلْقِي أَغْلَمَ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ وَنَيْتِهِ
فَتَكِيدُكَ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ
فِيهِنَّ الرَّجَعُ لَكَ مِنْ ذَلِكَ
تَخْرُجُ مَا مِنْ عَبْدٍ يُعْتَصِمُ
بِمَخْلُوقٍ دُونَِي إِلَّا قَصَعَتْ أَسْبَابُ
السَّمَاءِ مِنْ قَوْقِهِ وَأَسْخَتْ
الْأَرْضُ مِنْ تَحْتِ قَلْبِهِ شَمَّ
أَهْلِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
فِيهَا وَرَوَى عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ
رَضْوَانَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
تَعَدَّى بِالنَّاسِ ذَلِكَ

(از غنیۃ الطالبین) ص ۹۲۳

البتہ توڑ دے گا اپنے
وصل سے آیا وہ تا امید رکھتا ہے میرے
غیر سے سختیوں میں اور سختیاں تو میرے ہاتھ
میں ہیں اور میں ہمیشہ زندہ رہنے والا ہوں
اور وہ امید رکھتا ہے میرے غیر سے اور
ٹھوکتا ہے غار سے میرے غیر کے دروازوں
کو اور وہ بند کئے ہوئے ہیں اور ان کی
کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور مروی ہے
ایک اور حدیث میں تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے نہیں ہے کوئی بندہ کہ محکم پکڑتا ہے
مجھ کو سوا میری مخلوق کے میں لہانوں یہ
اس کے دل اور اس کی نیت سے پس تج
میں ڈالیں اس کو آسمان اور زمین اور
جو لوگ ان میں ہیں مگر میں کر دیتا ہوں
اس کے لئے اس سے نکلنے کی راہ اور نہیں
کوئی بندہ کہ محکم پکڑے مخلوق کو میرے
سوا مگر میں توڑ دیتا ہوں آسمان کے اسباب
اس کے اوپر سے اور دہنہ دیتا ہوں میں
کو اس کے پاؤں کے نیچے پھر اس کو ہلاک
کرنا ہوں دنیا میں اور تکلیف میں ڈالتا

ہوں اس کو اس میں اور مروی ہے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ تحقیق اس نے
کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے جو شخص لغت چاہے لوگوں کے

ساتھ وہ ذلیل ہوتا ہے۔

نیز حضرت شیخ اپنی مشہور و معروف کتاب فتوح الغیب شریف مقالہ ۳۲
میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے ایک حدیث
نقل کرتے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا غُلَامُ احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ
اللَّهُ احْفَظْ اللَّهَ يَجْعَلْهُ لَكَ مَالًا
فَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا
سَأَلْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ جَعَلَ
الْقَلَمَ بِمَا هُوَ كَاتِبٌ وَلَوْ جَعَلَ الْعِبَادُ
أَنْ يَنْفَعُوا لَشَيْءٍ لَمْ يَقْضِ اللَّهُ
لَكَ لَمْ يَقْدِرْ وَاعْلَمْ وَلَوْ جَعَلَ الْعِبَادُ
أَنْ يَضُرُّوا لَشَيْءٍ لَمْ يَقْضِ اللَّهُ
عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرْ وَاعْلَمْ

حضرت شیخ اس حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔

فَيَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَجْعَلَ
هَذَا الْحَدِيثَ مِرَاةَ لِقَلْبِهِ
شَعَارَةً وَدَثَارَةً فَيَعْمَلُ بِهِ
فِي جَمِيعِ حَرَكَاتِهِ وَسَكَنَاتِهِ
حَتَّى يَسْلَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ
يَجْعَلَ الْعِزَّةَ فِيهَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
رہے کہ جب تم سوال کرو تو خدا سے سوال کرو
اور جب مدد مانگو تو صرف خدا سے مدد مانگو جو کچھ
ہونے والا ہے قلم تقدیر اس کو لکھ چکا۔ (اور خوب
سمجھ لو کہ اگر سارے بندے ملکر کوٹش کریں کہ
تم کو کوئی ذرا ایسا الفح پہنچا دیں جو خدا نے
تمہاری تقدیر میں نہیں لکھا تو وہ ایسا نہیں
کر سکتے اور اگر سب ملکر تم کو کوئی ایسا نقصان
پہنچانا چاہیں جو تمہاری قسمت میں نہیں لکھا تو
وہ ہرگز ایسا نہ کر سکیں گے۔

کے فرماتے ہیں۔

پس ہر مومن کو چاہیے کہ اس حدیث کو اپنے
دل کے لئے آئینہ بنائے اور اپنا شعار اور دثار
قراریں اور اپنے جملہ حرکات و سکنات
میں اس پر عمل کرے تاکہ دنیا اور آخرت
میں خدا کے بزرگ و برتر کی رحمت سے
باسلامت و باعزت رہے۔

(۳) مقالہ بیس فتوح الغیب

قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَاسْتَلَوْا اللَّهَ
مِنْ فَضْلِهِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ
الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا
عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ
وَأَشْكُرُوا لَهُ وَقَالَ إِذَا سَأَلْتُمْ
عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ
قَالَ أَدْعُونِي أَجْتَبْ لَكُمْ وَقَالَ
إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرِّزْقُ ذُو الْقُسْوَةِ
الْمُتَبِينِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ
مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اللہ بلند و برتر نے فرمایا اور اللہ سے اس فضل
مانگو اور فرمایا اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو
تمہاری روزی کے مالک نہیں پھر خدا ہی
رزق مانگو اور اسی کی عبادت کرو اور اس کا
شکر کرو اور فرمایا جب تجھ سے میرے بند
میری بابت پوچھیں تو میں قریب ہوں قبول
کرتا ہوں پکارنیوالے کی پکار جب مجھ پکارے
اور فرمایا مجھے پکارو میں تمہاری پکار قبول
کروں گا۔ اور فرمایا اللہ ہی روزی دینے
والا بڑی قوت والا ہے۔ اور اللہ ہی
روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے
بے حساب

(۴) اللہ تعالیٰ جل شانہ نے (حدیث قدسی) میں ارشاد فرمایا ہے۔

یا ابن آدم خیری
البيت نازل وشرك
الی صاعل
اسے فرزند آدم! میری طرف سے تجھ پر
خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ اور تیری
طرف سے برائی آتی ہے۔

افسوس ہے کہ بندہ خدا ہونے کا دعویٰ اور غیر کی تابعداری۔ اگر تم اس
کے سچے بندے ہو تو اللہ ہی کے لیے دوستی اور دشمنی رکھو
پکا مسلمان اپنے نفس اور شیطان اور خواہش کی پیروی نہیں کرتا۔
شیطان کو پہچانتا بھی نہیں کہ اس کی تابعداری کرے۔ دنیا کی پرواہ نہیں کرتا

کہ اس کے سامنے ذلیل ہو۔ بلکہ اس کو ناکار می سمجھتا ہے۔ آخرت کی طلب کرتا ہے اس کے حصول کے بعد اس کو بھی ترک کر کے اپنے مالک جل شانہ سے جا ملتا ہے۔ ہر وقت اس کی عبادت اسی حصول کے واسطے کرتا ہے اللہ جل شانہ کا کلام سنتا ہے۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ ۖ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ شَيْءٌ مِنْ شَيْءٍ ۚ فَكَفَىٰ
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ ۖ خَنَّافٌ ۚ دیندار ہر ایک چیز سے بے رخ ہو کر خلقت میں سے کسی کو اس کا شریک نہ بنا۔ حق جل شانہ کو ایک جان۔ اس نے سب چیزیں پیدا کیں۔ اور اسی کے دست قدرت میں سب چیزیں ہیں۔

غیر سے مراد دین مانگنے والے یا تجھے ذرا بھی عقل نہیں۔ کیا کوئی ایسی چیز بھی ہے۔ جو خدا کے خزانے میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَرَأَىٰ مُنْجِي شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَكَ ۚ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ
ہمارے پاس ہر ایک کے بہت سے خزانے ہیں۔ (فتح الربانی ص ۵)

(۵) اللہ والو تقدیر کے موافق ہو جاؤ۔ اور یہ عبد القادر رحمہ سے جو تقدیر کی موافقت میں کوشش کرنے والا ہے۔ قبول کرو تقدیر کی موافقت نے مجھے قادر تک پہنچا دیا ہے، (فتح الربانی ص ۵)

(۶) اللہ والو! اللہ جل شانہ کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر یہ ادا کرو اور خاص اس کی عنایت فرمائی ہوئی خیال کرو۔ کیونکہ اس نے فرمایا ہے

وَمَكَرِبَكُمْ مِنْ تَحْفَظَةٍ ۚ جَنَّتِ نَعْمَتِينَ مَتَّيْنِ ۚ بَلِّغْ رَحْمَتِي
حَسْبُكَ اللَّهُ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

اس کی نعمتوں میں بخش کرنے والو! شکریہ کہاں ہے غافل! نعمتیں تو
 وہ عطا کرتا ہے۔ اور تم غیر سے سمجھتے ہو۔ (فتح الربانی ص ۱۷)
 (۷) اللہ کے سامنے کوٹیل ہو جاؤ۔ اور اپنی سب جاہتیں اسی کے
 سپرد کرو۔ اپنے نفس کے لئے کسی عمل کا شمار نہ کرو اس کو مفلسی کے
 قدموں پر گرامے۔ خلقت کے دروازے بند کر کے اپنے اور خدا کے
 درمیان دروازہ کھول لے۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرو۔ اپنی تقصیر کا
 عذر کرو۔ اور یقین کر کہ اس کے سوا لقمہ دینے والا غنائت کرنے والا
 منع کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ (فتح الربانی ص ۱۸)

شیخ صاحب کی اپنے پیٹے کو نصیحتیں

(۸) بیٹا! دنیا کی طلب میں رات کو لکڑیاں جمع کرنے والے جیسا نہ ہو۔
 وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ کیا لگے۔ پس دیکھتا ہوں کہ تو اپنی ایرا پھری
 میں رات کو لکڑیاں جمع کرنے والے کے مشابہ ہے۔ رات اندھیری ہے
 چاندنی نہیں۔ اور وہ شخص بھی بلا شعل ہے۔ دہشتناک ریگستاں اور مارنے
 والے موذیوں میں سے قریب ہے کہ کوئی چیز (سانپ، کچھوا، اس گومار
 ڈالے) اندھیرے میں ممکن ہے لکڑی کے بھلاوے سانپ کو اٹھائے۔
 تجھ کو چاہیے کہ لکڑیاں دن کو جمع کرے۔ کیونکہ آفتاب کی روشنی ضررناک
 چیز کے اٹھانے سے بختم ہو کر دیگی۔ دنیا کی ایرا پھری میں شمس تو چہرہ
 اور شمع اور تقویٰ کے ساتھ نہ ہو۔ کیونکہ یہ سورج تم کو حرص اور
 نفس اور شیطان اور مخلوق پرستی کے پھندے میں پھنسنے سے بچاتا

رہیگا۔ اور دنیا کی سیر میں جلد بازی کرنے سے روکے گا۔
 بیٹھا یا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے سامنے کوئی دروازہ بند نہ رہے تو اللہ
 تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ خوف خدا ہر ایک بند دروازے کی چابی ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
 مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ
 حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(سورۃ طلاق) پارہ ۲۸

جو شخص خوف خدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے
 واسطے سبیل بنا دیتا ہے اور ایسی جگہ سے
 رزق دیتا ہے کہ اس کو اس جگہ کا کبھی
 گمان بھی نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا اپنے نفس اور کنبہ اور مال اور دنیاوی دوستوں
 کے بارے میں مقابلہ نہ کر۔ کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ تقدیر کے تغیر اور تبدل کا
 خدا پر حکم کرتا ہے۔ تو اس سے زیادہ حاکم زیادہ عالم زیادہ رحم کرنے والا ہے
 (میں ہرگز نہیں) اولیاء اللہ خدا کے سامنے باادب ہیں کسی قسم کی اے جا حرکت
 نہیں کرتے

(فتح الربانی ج ۲۵)

۹ بیٹھا! بروں کی صحبت تمہیں نیکیوں سے بدگمان کر دیگی۔ اللہ تعالیٰ
 کی کتاب اعد نہیں کرتی صلی علیہ وسلم کی سنت کے سایہ کے نیچے
 چل کر نجات حاصل کر

(فتح الربانی ج ۲۵)

۱۰ بیٹھا! اگر دنیاوی تفکرات سے خالی ہو سکتے ہو تو ہو جاؤ ورنہ اپنے دل
 کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ کر اس کا دامن رحمت پکڑ لو
 تاکہ دنیا کا فکر تمہارے دل سے نکلی جائے وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہر ایک

چیز کو جاننے والا ہے سب کچھ اس کے قبضہ قدرت میں ہے ہی
کے دروازے کے ہو رہا ہو اور دے گا مگر کہ تمہارے دل کو غیر سے
خالی کر دے (فتح الربانی ص ۴۱)

۱۱۔ بیٹا! اگر نجات چاہتے ہو تو مخلوق کو اپنے دل سے نکال کر باہر کرو
ان سے نہ خوف کرو۔ اور نہ امید رکھو۔ ان سے الگ نہ پکڑو۔ اور انکی طرف
رہائش نہ کرو۔ سب سے بھاگو۔ اور ان سے الگ رہو۔ گویا کہ وہ مردے مردہ
ہیں۔ جب یہ حالت تمہارے لیے صحیح ہو جاوے تو تمہارے لیے ذکر الہی کے
کے وقت اطمینان صحیح ہو گا۔ اور غیر کے ذکر کے وقت بے قرار ہو جاؤ گے۔
(فتح الربانی ص ۴۲)

(۱۲) اے قوم! قرآن مجید سے عمل کے ساتھ نصیحت پکڑو۔ اس میں بھگڑا
نہ کرو۔ اعتقاد کے کلمات تھوڑے اور اعمال بہت ہیں اپنے دلوں کو تصدیق
اور اعضا سے عمل کرو جو چیز نافع ہے اس میں مشغول ہو جاؤ نہ ناقص اور
ذہل عقلوں کی طرف توجہ نہ کرو۔

اے قوم! نقل کا عقل سے نتیجہ نہیں نکلتا۔ نص شرعی قیاس سے ترک
نہیں کی جاتی ہے۔ شاید کو چھوڑ کر صرف دعوے پر نہ ٹھہرو لوگوں کے مال
صرف دعوے کر کے بغیر شاہد کے حاصل نہیں ہوتے ہیں (فتح الربانی ص ۴۳)

(۱۳) اے اللہ ہم کو توحید کی خوشبو عنایت کر۔ اور مخلوق و ماسوی اللہ سے
فنا کر کے معطر کر۔ توحید والو! شرک کرنے والو! مخلوق کے ہاتھ میں کوئی
چیز نہیں ہے سب عاجز ہیں۔ بادشاہ اور رعیت۔ شہنشاہ اور غنی۔
اور فقیر سب کے سب اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے قیدی ہیں۔ اس کے
قبضہ قدرت میں ان کے دل ہیں۔ جدھر چاہتا ہے اودھر کو پھیر دیتا

(فتح الربانی صفحہ ۹۸)

ہے۔

(۱۴) خلقت کے فیکر! خلقت کے مشرک! موت کے آنے سے خوف کر رہا اور تو اسی حالت میں رہے کہ جس پر اب ہے۔ اللہ تعالیٰ تیری روح کے لئے اپنا دروازہ نہ کھولے گا۔ اور نہ اس کی طرف نظر رحمت ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مشرک سے جو غیر پر بھروسہ کرنے والا ہو نہایت غضبناک ہے (فتح الربانی صفحہ ۱۱۰)

مخلوق کے مشرک! اپنے دل سے ان کو چاہنے والے! ان کو اعراض کر۔ کیونکہ ان سے نہ نفع نہ نقصان نہ عطا اور نہ منع ہے۔ دل میں رہے ہوئے مشرک کے ساتھ توحید خداوندی کا مدعی نہ بن۔ اس سے تیرے ہاتھ کوئی چیز نہ ملے گی۔ (فتح الربانی) ۱۸۶

(۱۵) حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :-
من عبد الله عز وجل على جو شخص عبادت الہی جہالت سے جہل کان ما یفسد کرے تو وہ فساد بہت کرے گا اور اکثر مہمما بصلی اصلاح کھوڑی ۱۸۹

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے سوا نجات نہیں ہے :-

(۱۶) میں مخلوق میں سے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مالکوں میں سے سوائے حق تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں چاہتا ہوں (فتح الربانی) (۱۷) اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں ہے۔ اور نہ کوئی قادر ہے یہی بخش کرنے والا اور روکنے والا ضرور دینے والا۔ نفع دینے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی مارنے والا اور زندہ کرنے والا نہیں ہے (صفحہ ۲۲۸ فتح الربانی)

(۱۸) بیٹا! تیرا دل اور باطن کب صاف ہونگے۔ حالانکہ تو مخلوق کے ساتھ مشرک ہے۔ اور کیسے نجات پائے گا۔ حالانکہ تو ہر ایک رات میں ہر ایک آنے والے سے مدد مانگتا اور اس کی طرف شکایت کر کے بھیک مانگتا ہے۔ تیرا دل کیسے صفا ہوگا۔ حالانکہ اس میں توحید کا ایک ذرہ بھی نہیں ہے۔ توحید نور ہے۔ اور مخلوق کے ساتھ مشرک اندھیرا ہے (فتح الربانی صفحہ ۳۳)

(۱۹) برہمنیروں کے لئے تو رب ہی ہے۔ اصل میں شرک اور فرع میں گناہوں سے بچو۔ پھر کتاب اور سنت کی رسی تھام لو۔ اور اس کو ہاتھ سے نہ چھوڑو (فتح الربانی صفحہ ۳۴)

(۲۰) روپے اور اشرفی کے طالب! یہ دونوں چیزیں ہیں۔ اور اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ ان کو مخلوق سے نہ مانگ۔ اور ان کو شرک کی زبان سے اور اسباب پر اعتماد کر کے نہ طلب کر۔ اے خدا مخلوق کے پیدا کرنے والے! اسباب کے مسبب! ہم کو مخلوق اور اسباب کے ساتھ شرک کی قید سے چھڑا (فتح الربانی صفحہ ۳۶)

(۲۱) اسباب پر اعتماد کرنے والو۔ تمہیں نفع دینے والا اور نقصان دینے والا اور تمہارا بادشاہ اور شہنشاہ اور معبود صرف ایک ہی ہے۔ کیا تم نے سنا نہیں ہے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ	جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا	اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور نیوہی
كُشِيرًا بَعِيدًا رَّبِّهِ أَحَدًا	عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے (فتح الربانی صفحہ ۳۷)

(۲۲) اگر تو آفتوں کے وقت اپنے چہرے کو مخلوق کی طاعت متوجہ کرے گا

تو تیرا مان جاتا رہے گا (فتح الربانی صفحہ ۴۵۵)

(۲۴) آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور کی مرض الموت میں وصیت طلب فرمائی۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اطاعت کو لازم پکڑو اس کے سوا کسی سے خوف اور امید نہ رکھو۔ اور اپنی سب عاجتیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو۔ اور اسی سے مانگو۔ اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ اور اعتماد نہ کرو۔ اللہ کی ذات پاک ہے۔ یاد رکھو۔ توحید۔ توحید۔ توحید۔ سب کی جامع توحید ہے

و عابریک قضاے حاجات شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مَنْ كَانَ كَذَاكَ إِلَى اللَّهِ حَاجَةً مُهِمَّةً
فَلْيَسْبِغِ الوُضُوءَ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ
فِي الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ
وَفِي الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ آمِنْ الْوَسْوَ
لَ الْإِخْوَةِ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ هَكَذَا وَيُكَلِّمُ وَيَقُولُ
بِهَذَا الدُّعَاءِ فَإِنَّهَا تَقْضِي الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ
يَا مُوَسِّسَ كُلِّ دَرَجَةٍ وَيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرْدٍ
يَا قَرِيبًا غَيْرَ بَعِيدٍ وَيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ
وَيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوبٍ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ وَأَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

فرمایا جس کو اللہ کی طرف کوئی حاجت سخت ہو تو وہ
پورا وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں
فاتحہ اور آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں قل تجہ اور
امن الرسول آخر تک پھر تشهد اور سلام کرے
اور یہ دعائیں اسکی حاجت پوری ہوگی اور وہ
یہ ہے یا اللہ ہر کسے کے مویش اور رائے ہر کسے
کے یار اور اسے نزدیک جو نہیں ہے دور
اور اسے حاضر جو نہیں ہے غائب اور اسے
غالب جو نہیں ہے مغلوب میں تجھ سے مانگتا
ہوں تیرے نام سے جو اللہ بخشنے والا زندہ
ہے قائم جسے نہ اونگھ آوے اور نہ نیند لہے
تجھ سے مانگتا ہوں تیرے نام سے جو اللہ

الْقِيَوْمِ الَّذِي غَشِيَ الْوُجُوهُ وَخَشَعَتِ
لَهُ الْأَصْوَاتُ وَجَلَّتْ مِنْهُ الْقُلُوبُ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَأَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا
وَتَخْرِجًا وَتَقْضِي حَاجَةً

(۲۵) اور ارشاد فرمایا :-

أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمَا لِيَا وَفَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللَّهِ
عَلَيْهِمَا هَذَا الدُّعَاءُ وَقَالَ لِحُمَا
إِذَا نَزَلَتْ بِكُمَا مُصِيبَةٌ أَوْ خَفَّتُمَا
بِجَوْرِ سُلْطَانٍ أَوْ ضَلَلْتُ لَكُمَا
ضَالَةً فَأَحْسِنَا الْوُضُوءَ وَصَلُّوْا
رَكَعَتَيْنِ وَارْفَعَا أَيْدِيَكُمْ
إِلَى السَّمَاءِ وَقُولَا يَا عَالِمُ
الْغَيْبِ وَالسَّرَائِرِ يَا مُصْطَفَايَا
عَزِيزِي يَا عَلِيمِي يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
يَا اللَّهُ يَا هَا زِمِ الْأَحْزَابِ
لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا كَاثِلِ فِرْعَوْنَ يَا مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُجْتَبَى عِيسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَدِ ظَلَمِهِ

بڑا جبربان ہے مجھے والا زندہ ہے قائم جس کے
آگے نہ جھک گئے اور آوازیں پست ہو گئیں
اور دل ڈر گئے یہ کہ رحمت بھیجے تو محمدؐ اور
محمدؐ کی آل پر تو میرا کام تو آسمان کر دے اور
میری حاجت کو پوری کر دے (دغیظہ)

رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور
فاطمہ کو اللہ ان دونوں پر راضی ہو یہ دعا
سکھائی۔ اور فرمایا جب تم پر کوئی مصیبت
آوے یا تم دونوں بادشاہ کے ظلم سے
ڈرو یا تمہارا جانور گم ہو جائے تو چھی طرح وضو
کرو اور دو رکعتیں پڑھو اور آسمان کی
طرف ہاتھ اٹھاؤ۔ اور کہو اے پوشیدہ
اور ظاہر کے جاننے والے فرمانبرداری
کیے گئے اے غالب اے جاننے والے
اللہ اے اللہ اے اللہ الشکروں کے شکست
دینے والے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
اے فرعون کو موسیٰ علیہ السلام کے لیے
غرق کرنے والے اے عیسیٰ علیہ السلام
کو ظالموں سے نجات دینے والے اے نوح کو
غرق سے بچانے والے اے یعقوب علیہ السلام

يَا مُخْلِصُ قَوْمِ نُوحٍ مِنَ الْغَرَقِ يَا
 رَاحِمَهُمْ غَيْرَةً يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 يَا كَاثِبَتِ صُدْرِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ يَا مُنْجِي ذِي النُّونِ مِنَ
 الظُّلُمَةِ الثَّلَاثِ يَا فَاعِلَ كُلِّ
 خَيْرٍ يَا هَادِيَنَا إِلَى كُلِّ خَيْرٍ
 يَا ذَاكَ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ يَا أَهْلَ الْخَيْرِ
 يَا خَالِقَ الْخَيْرِ وَيَا أَهْلَ الْخَيْرَاتِ
 أَنْتَ اللَّهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَنْتَ اللَّهُ
 قَدْ عَلِمْتَ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
 أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
 ثُمَّ سَلَامًا حَاجَتُكَمَا بِحُجَّتِكُمَا
 شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى **دُعَاءُ**
 (۲۶) أَنْ خَلِيقًا مُفْتَقِرَةً إِلَيْكَ
 فَتَعَالَ مَا بِيَدِكَ مَتَفَرِّدٍ
 بِالْقُدْرَةِ عَلَى اخْتِرَاعِ
 الْأَعْمَالِ وَكُشْفِ الضَّرَرِ
 وَالْبَلَاءِ وَتَقْلِيلِ الْأَعْيَانِ
 وَتَغْيِيرِ الْأَحْوَالِ كُلِّ يَوْمٍ هُوَ
 فِي شَأْنٍ (غَذِيه - ص ۱۲۳)
 (۲۷) وَإِذَا زَالَ قَبْرُكَ لِيَضَعُ بَدَنُكَ

کے آنسوؤں پر رحم کرنے والے ایوب علیہ
 السلام کا ضرر دور کرنے والے اے یونس
 علیہ السلام کو یمن اندر پھروں سے غلامی
 دینے والے اے ہر بھلائی والے اے
 ہمارے رہبر ہر بھلائی کے اے ہر نیکی کی
 طرف ہستہ دکھانے والے اے نیکی والے
 اور اے نیکی کے پیدا کرنے والے اور اے نیکیوں
 والے تو ہی مہبود ہے میں نے تیری طرف
 رغبت کی جس بات میں میں جانتا ہوں تو
 چھپی باتیں جانتا ہے جس تجھ سے مدد
 مانگتا ہوں یہ کہ تو جنت بھیجے محمد پر اور محمد
 کی اولاد پر پھر تم دونوں اپنی حاجتیں مانگو
 قبول کی جادے کی الشاء اللہ تعالیٰ

ساری مخلوق اس کی محتاج ہے جو چاہتا
 ہے کہ ڈالتا ہے اور وہی تنہا قادر ہے
 نئے نئے طور پر اعمال بنانے اور ضرر
 اور بلا کے دور کرنے پر اور اعیان کے
 پٹنے پر اور حالات کے بدلنے پر ہر دن
 وہ ایک شان میں ہے۔
 اور جب کسی قبر کی زیارت کرے تو قبر کو ہاتھ

عليه ولا يقبله فانه عادة
اليهود ويقرى احد عشرة
موة قل هو الله احد وغيرها
من القدران ويهدى ثواب
لصاحب القبر شتم يسأل
الله حاجتك

(۲۸) قال الذي يحب على المبتدئ
في هذه الطريقة الاعتقاد
الصحيح الذي هو الاساس
فيكون على عقيدة السلف
الصالح اهل السنة القدimate
سنة الانبياء والمرسلين
والصالحين والتابعين و
الاولياء والصديقين -
فعلية بالتمسك بالكتاب
والسنة والعمل بها
امرا ونهيا اصلا وفعلا
فيجعلها كجناح يطي
بهما في الطريق الواصل
الى الله عز وجل

(۲۹) على المؤمن اتباع السنة

ذلائك اسے نہ اس کو چومے کیونکہ یہ پتھروں
کی عادت ہے۔ اور گیارہ مرتبہ سورہ
اخلاص اور قرآن شریف کی سورتیں
پڑھے۔ اور اس کا ثواب قبر والے کو
پہنچائے۔ پھر اپنی حاجت کا خدا سے
سوال کرے۔ ۹ غنیہ

جو شخص اس راستہ میں قدم رکھے اس پر
واجب ہے اعتقاد صحیح جو بنیاد ہے پس
دچار ہے کہ ہودے دو سلف صالحین
کے عقیدہ پر جو سنت قدیمہ والے ہیں
انبیاء و مرسلین کی سنت اور صحابہ تابعین
اور اولیاء و صدیقین کے طریقہ پر چلنے
والے ہیں۔ پس اس پر لازم ہے کہ کتاب
سنت سے تمسک کرے اور ان کے اوامر
و نواہی اصول و فروع پر پورے طور پر
عمل کرے۔ پس انہیں کو اپنا بازو
بنائے۔ اور انہی کے ذریعہ سے اس
خدا کا قاتلے تک پہنچائے والے
راستہ میں پرواز کرے۔

غنیہ ص ۸۳۶

مومن پر ضروری ہے کہ پیروی کرے سنت

والجماعة فالسنة ما سنده
رسول الله صلى الله عليه وسلم
والجماعة ما اتفق عليه
اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم في خلافة
الاثمة الاربعة الخلفاء
الراشدين المهديين رحمة
الله عليهم اجمعين
(۳۰) الا ولى للعاقل المؤمن
الكيس ان يتبع ولا يبتدع
ولا يغالى ويعتق ويشكف
لئلا يضل ويضل فيهلاك
قال عبد الله بن مسعود
اتبعوا ولا تبطلوا
فقد كفيتم
غشائير

(۳۱) على المؤمن اتباع السنة
والجماعة وان كان كاشراً
اهل البدع ولا يد ايدهم
ولا يسلم عليهم ولا
يجالسهم ولا يقرب منهم

وجامعت کی پس سنت تو وہ طریقہ
ہے جس پر چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعت
وہ چیز ہے جس پر اتفاق کیا آپ کے صحابہ
کرام نے حضرات خلفاء الراشدين
رحمۃ اللہ علیہم جمعین کی خلافت
کے دور میں

غُنِّيَتْ الطَّالِبِينَ
(ص ۱)

عقل مند اور ہشیار مومن کو چاہیے۔
کہ سنت کی پیروی کرے۔ اور
بدعت ایجاد نہ کرے اور نہ زیادہ
غلو کرے اور نہ تعمیق و تکلف سے
کام لے۔ تاکہ گمراہ نہ ہو جائے اور
بھٹل نہ جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود
فرماتے ہیں کہ پیروی کرو اور بدعت ایجاد
نہ کرو۔ پس تحقیق تم کفایت کئے گئے ہو
مومن پر لازم ہے کہ سنت و جماعت کی
پیروی کرے۔ اور اہل بدعت سے زیادہ
گفتگو نہ کرے اور ان کے نزدیک جائے اور نہ ان کو
سلام کرے اور ان کو پاس نہ بیٹھے اور ان کو پاس نہ
اور جب مرجائیں تو ان کے جنازہ کی نماز

ولا يصل عليهم اذا ماتوا
 بل يحاسنهم وينعاديهم
 في الله عز وجل معتقدا
 ببطلان مذهب اهل بدعة
 محتسبا بدنالك الثواب
 الحزيل والا جوالكشيين
 وعن ابى المغيرة عن ابن
 عباس رضى الله تعالى عنهما
 انه قال قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ائحب الله
 عز وجل ان يقبل عمل
 صاحب بدعة حتى يداع
 بدعة وقال فضيل
 ابن عياض من احب صاحب
 بدعة احبط الله عمله و
 اخو ج نورا لايمان من
 قلبه واذا علم الله عز
 وجل من رجل انه مبعوض
 لصاحب بدعة رجوت الله
 تعالى ان يفقر ذنوبه
 وقد نعت النبي صلى الله

نہ پڑھے۔ بلکہ ان سے الگ تھکے
 اور فی سبیل اللہ ان سے عداوت
 کرے اور ان کے مذہب کو باطل سمجھے اور
 اس میں ثواب جزیل اور اجر عظیم سمجھے
 اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
 عز وجل کو بدعتی کا عمل قبول کرنے سے
 انکار ہے۔ جب تک کہ اپنی بدعت دنیا
 چھوڑ دے اور حضرت فضیل بن عیاض
 فرماتے ہیں۔ جو شخص کسی بدعتی سے
 محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اعمال
 ضائع کر دے گا۔ اور نورایمان اس کے
 قلب سے نکلی جائے گا۔ اور حب اللہ تعالیٰ کے
 علم میں کسی شخص کے متعلق یہ ہو کہ یہ بدعتی
 سے بعض رکھتا ہے تو مجھے خدا تعالیٰ
 سے امید ہے کہ وہ اس کے گناہ بخش دے گا
 اور بے شک رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے بدعتی پر لعنت
 کی ہے۔

علیہ وسلم المبتدأ فقال
 صلی اللہ علیہ وسلم من احداث
 حدثا وادوی محدثا فعلیہ
 لعنة الله والملائكة والناس
 اجمعین ولا یقیل الله منه
 الصررف والعدل
 (۳۴) فیقطع ان لا فاعل
 علی الحقیقة الا الله ولا
 محرك ولا مسکن الا الله و
 لا خیر ولا شر ولا ضرر ولا
 نفع ولا عطاء ولا منع ولا
 فتنة ولا غلق ولا موت ولا
 حیوة ولا عز ولا ذل ولا
 غنی ولا فقر الا بید الله
 (۳۵) انہ لیس الی احل ضرر و
 لا نفع ولا حلب ولا دفع ولا
 عز ولا ذل ولا رفع ولا خفض
 ولا فقر ولا غناء و تحریک و
 لا تسکین الا شیئا کلها خلق
 الله بید الله بامره واذ له
 جویا انتھا کل یجری لا جل مسہ

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے
 کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو جگ
 دی پس اس پر خدا کی اور اس کے فرشتوں
 کی اور تمام انسانوں کی لعنت
 ہے خدا اس کا کوئی فرض قبول
 کرے گا اور نہ نفل (بخشش)
 پس یقین کرے کہ سب کچھ کرنے والا
 الحقیقت خدا ہی ہے اور حرکت اور سکون
 دینے والا بس خدا ہی ہے اور خیر اور شر
 اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا
 اور کھولنا بند کرنا اور موت و حیات اور
 عزت و ذلت اور فراخ دستی و تنگ دستی
 خدا ہی کے دست قدرت میں ہے اور کسی
 اس میں کوئی اختیار نہیں رفیع القیام
 خدا کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں ہے
 ضرر اور نفع اور نہ رسانف کا حاصل کرنا اور
 نہ دبلاؤں کا ٹاننا اور نہ عزت اور ذلت
 نہ بلند کرنا اور نہ پست کرنا نہ حرکت نہ پناہ
 ساکن کرنا سب چیریں اللہ کی مخلوق میں
 اسی کے دست قدرت میں ہیں اسی کے
 حکم اور اذن سے اٹکا چلنا ہے ہر چیز ایک

وكل شيء عنده بمقدار
لا مقدم لما آخرو ولا مؤخر
لما قدم ان يمسس الله
بضرف لا كاشفت له الا
هو وان يردك بخير فلا
راد لفصله -

وتم کو کسی بھلائی پہنچانی چاہیے تو اس کے فضل اور کرم کو کوئی رد کرنے والا
نہیں۔ (فتوح الغیب مقالہ ثامنہ عشر)

(۳۳) فليكن لك مسئول واحد
ومعطى واحد وهمته واحدة
وهوديك عز وجل الذي
نواصى الملوك بیده وقلوب
الخلق بیداه قال عز من
قائل واسئلو الله من فضل
قال عز وجل ان الذين
تدعون من دون الله لا
يملكون لكم رزقا
فاستغوا عند الله الرزق
واعبدوه واشكروا له

(فتوح الغیب مقالہ العشرون)

(۳۴) من سال الناس ما | جس نے آدمیوں سے مانگا اس نے

معین تک چلتی ہے اور ہر چیز اس کے نزدیک
ایک اندازہ کے ساتھ ہے وہ جس کو تو خرک
اس کو کوئی مقدم کرنے والا نہیں اور وہ جس
کو مقدم کرے اس کو کوئی مؤخر کرنے والا
نہیں اور اگر المدم کو کوئی تکلیف پہنچائے
تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر
وتم کو کسی بھلائی پہنچانی چاہیے تو اس کے فضل اور کرم کو کوئی رد کرنے والا

چاہیے کہ تیرا سوال ایک ہی سے ہو اور
تیرا دینے والا بس ایک ہو تیرا مقصود
ایک ہی ہو اور وہ تیرا پروردگار جل جلالہ
ہو جس کے قبضہ قدرت میں بادشاہوں کی
پیشانیوں ہیں اور ساری مخلوق کے دل ہیں
تمہارا رب العزت فرماتا ہے المدم سے اس کا
فضل مانگیے اور فرماتا ہے کہ تحقیق وہ لوگ
جن کو تم سوا خدا کے پکارتے ہو تمہارے
رزق کے مالک نہیں ہیں پس خدا ہی پاس
رزق طلب کرو۔ اور اسی کی عبادت کرو
اور اس کا شکر ادا کرو۔

ما سال الا لجعل وضعنا ايماناً
ومعرفة وبقية وقلة
صبره وما تعفف عن ذلك
الا لو فور علمه بالله عز وجل و
قوة ايمانه وبقية

(فتح الغيب مقالة الثلاثة والاربعون)

(۳۵) اجعل الكتاب والسنة
امامك وانظر فيهما بتامل و
تدبر واعمل بها ولا تغتر

بالقال والقييل والهوس قال
الله تعالى وَمَا أَشْكُرُ الْمُرْسُولَ
فَخَذُوهُ وَمَا نَهَكُمُ عَنْهُ فَأَنْتَهُوا
(۳۶) ليس لنا نبی غیرہ فنتبعہ

وكتاب غير القرآن فتعمل به
ولا تخرج عنهما فتصلك
فيضلك هوائ والشيطان
قال الله تعالى ولا تتبع الهوى
فيضلك عن سبيل الله

(فتح الغيب مقالة الثلاثة والتشون)

(۳۷) واتقوا الله ولا تخالفوه
فتتركوا العمل بما جاء به وتخترعوا

سرف اپنی جہالت اور ایمان کے ضعف اور
معرفة و یقین کی کمزوری اور صبر کی کمی کی
وجہ سے مانگا۔ اور جس نے اس سے پرہیز کیا
اس نے اللہ عز وجل کی پوری معرفت اور
ایمان یقین کی زبردست قوت سے
پرہیز کیا۔

کتاب و سنت کو اپنا رہنما بناؤ اور ان میں
تدبر و تفکر سے غور کرو اور ان پر عمل کرو
اور قیل و قال اور ہوا و ہوس میں مت
پھنسو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم کو رسول
دے دے وہ لے لو اور جس سے منع کر دے اس سے
رک جاؤ (فتح الغیب مقالة الثلاثة والتشون)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا
ہمارے لیے کوئی نبی نہیں جسکی ہم پیروی
کریں۔ اور قرآن کے سوا ہمارے پاس
کوئی کتاب نہیں جس پر ہم عمل کریں ہیں ان
باہر قدم نہ نکالو (ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے
اور نفسانی خواہش اور شیطان تم کو اللہ
کے راستہ سے بھٹکا دیں گے۔

خدا سے ڈرو اور ایسا نہ ہو کہ اسکی مخالفت
کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہو

لا أنفسكم عملاً وعبادة كما
قال في حق قوم ضلوا عن
سواء السبيل ودهبانية
تبتدعوها ما كتبنا عليها
(فتوح الغيب المقالة السادسة والثلاثون)
(۳۸) فان خطر خاطرو وجد الهام
فاعرضهما على الكتاب و
السنة فان وجدت فيهما
تحريم ذلك فادفعه عنك
واهجره ولا تقبله ولا تعمل
به واقطع بانه من الشيطان
الوجيم (فتوح الغيب المقالة العاشرة)

احکام پر عمل کرنا چھوڑ دو اور اپنے لئے کوئی
(نئی) عبادت اور دنیا، عمل ایجاد کرو جیسا کہ خدا
نے ایک گم کردہ راہ قوم کے حق میں فرمایا ہو اور
رہبانیت کو انہوں نے اپنی طرف سے ایجاد کیا
جس کو ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔
پس اگر دل میں کوئی بات آوے یا الہام ہو
تو اس کو کتاب و سنت پر پیش کر دے اگر
تم ان میں اس کی تحریم پاؤ تو اس کو اپنی سے
دفع کرو اور اس کو چھوڑ دو۔ اور مت قبول
کرو۔ اور اس پر عمل نہ کرو اور یقین کر لو
کہ وہ شیطان مردود کی طرف سے دوسو ستیج
(فتوح الغیب المقالة العاشرة)

(۳۹) والسلامة مع الكتاب و
السنة والهلل مع غيرهما
بها يوفق العبد الى حالة
الولاية والبدلية والوثنية
(فتوح الغيب مقالة السادسة والثلاثون)

(۴۰) اتبعوا ولا تبثدعوا و
اطيعوا ولا تمرقوا ووجدوا
ولا تشركوا
(فتوح الغيب المقالة الثامنة :-)

سنت کی پیروی کرو اور بدعت ایجاد
نہ کرو فرمانبرداری کرو اور ان کے احکام
سے باہر نہ نکلو توحید پر قائم رہو اور شرک مت کرو

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ بالا عبارات میں ہم بتاتے ہیں کہ آپ کا وہی مذہب و عقیدہ ہے۔ جو قرآن و سنت سے ثابت ہے اس کے برخلاف زمانہ حال کے بدعتی اور مشرک و نام نہاد مسلمانوں کے عقیدے سے ملاحظہ ہوں جو ان لوگوں نے بزرگان دین کی طرف منسوب کر رکھا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر افتراء اور جھوٹ ہے۔ بزرگان دین ہمیشہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع رہے ہیں۔ اور ان کا قول و فعل قرآن و حدیث کی پیروی میں ہوتا ہے۔ مگر یہ ہندوستان کے بدعتی ایسی ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جو آج کل کے امام کے بدترین دشمن بھی منسوب کرنے کی جرأت نہ کر سکے

ان بدعتیوں کا ایک قصیدہ روحی ہے جو کسی شاعر نے افتراء کر کے شیخ عبد القادر جیلانی کی طرف منسوب کیا ہے۔ گویا یہ اشعار ان کے منہ سے نکل رہے ہیں۔ جس کے چند اشعار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔ اور ان کے مقابلے پر قرآن مجید کی آیات درج کی جاتی ہیں تاکہ قارئین کو بآسانی معلوم ہو جائے کہ ان بدعتیوں کے عقائد اور قرآنی تعلیمات میں کس قدر فرق ہے۔

قرآنی تعلیمات

بدعتیوں کے عقیدے

(۱) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا
عَلَىٰ اِبْرَاهِيمَ رِسُوۡةً لِّاٰنِبِیَّآءٍ
خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے کہا کہ آگ
تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی بن جا

(۱) اَنَا كُنْتُ مَعَ اِبْرَاهِيمَ فِي النَّارِ مُلْقِيًا
وَمَا اُطْفِئْتُ النَّارَ اِلَّا بِفَسْطَاقٍ
یعنی جبرائیلؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو میں شیخ
عبد القادر جیلانی اس وقت تک کے پاس خود

تھا اور میں نے ہی اگ نکھائی

(۲) اَنَا كُنْتُ مَعَ رُؤُوسِ الدِّينِيِّ مَشَاهِدًا
وَمَا اُنْزِلَ الْكِتَابُ اِلَّا بِفَرَقِي
یعنی میں شیخ عبدالقادر فرج کے خواب کے وقت
موجود تھا اور میٹھا میری فتویٰ سونا زل کیا
(وظائف مصطفائی و قصیدہ روحی)

(۳) اَنَا كُنْتُ مَعَ نُوحٍ بِفُلِكَ اِذَا جَرَتْ
وَطُوفَانِ حَقِظَتُهُ عَلَى كَفِّ رَاحِي
میں شیخ عبدالقادر (نوح) کے ساتھ تھا اسکی
کشتی میں جبے چلی اور طوفان میں کشتی کو اپنی
متھیلی پر رکھ کر اس کی حفاظت کی

(۴) وَاَنَا كُنْتُ مَعَ اِذْرِيسَ لَمَّا ارْتَقَى الْعُلَى
وَأَسْكَنْتُهُ الْفِرْدَوْسَ حَسَنَ جَنَّةٍ
اور میں عبدالقادر جیلانی تھا ساتھ ادریس کے
جب وہ چڑھا بلند ی یعنی آسمان پر اور میں نے
اس کو بہشت میں اچھی جگہ دی۔

(۵) وَاَنَا كُنْتُ مَعَ اَيُّوبَ فِي زَمَنِ الْبَلَاءِ
وَمَا بَرَأَتْ بَلْوَاهُ اِلَّا بِدَعْوَتِي
میں شیخ عبدالقادر (ایوب) کے ساتھ تھا اس
کے زمانہ تکلیف میں اور اس کی تکلیف
محض میری دعا سے دور ہوئی

(۶) وَقَدْ يَنَاهُ بَيْنَ يَحْيٰ عَظِيمِ
(سورہ الصافات پ ۳)

اس آیت میں شہر و جبل نے فرمایا۔ اور ہم نے
ابراہیم کو اسمعیل کے صدقے میں بڑی قربانی دی

(۷) فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلِ
الْمَشْكُونِ (سورہ الشعراء پ ۱۹)
پھر ہم نے نجات دی نوح علیہ السلام
کو اور ان کے ساتھیوں کو بھری
کشتی میں۔

(۸) وَاِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ اِذْرِيسَ اَنَّهُ
كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا
عَلِيًّا (سورہ مریض پ ۱) اور ادریس
قرآن میں ادریس کا ذکر وہ سچا نبی تھا اور
ہم نے اس کو بلند مکان پر اٹھایا۔

(۹) فَاسْتَجَبْنَا لِدَعْوِكَ فَخَفَّيْنَا مَعَكَ
رَحْمَةً مِنَّا سُوْرَةَ اَنْبِيَاءِ پ
اللہ پاک فرماتے ہیں پس ہم نے ہی
ایوب کی دعا کو سنا۔ پھر اس کی
تکلیف کو رفع کر دیا۔

اسکے علاوہ اور بہت سے اشعار ہیں۔ جو سراسر قرآن مجید کے خلاف ہیں مگر ہم اختصار کی خاطر عداً انکو ترک کر دیتے ہیں۔ ان مذکورہ اشعار اور قرآنی آیات سے بالکل واضح ہو گیا۔ کہ درحاضرہ کے بدعتی جس چیز کی تعلیم دیتے ہیں اور جن عقیدوں کو رائج کرنا چاہتے ہیں وہ قرآن کریم کے کس قدر مخالف ہیں۔ خدا کے تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ انبیاء کو تکالیف کے وقت ہم نے نجات دی۔ اور ان کو دکھ درد سے ہم نے بچایا مگر یہ بدعتی اور مشرک مولوی کہتے ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی نے ان ابنیاء علیہم السلام کو بچا لیا۔

بدعتیوں کا ایمان

اسی قصیدہ میں ایک شعر ہے ملاحظہ ہو۔

أَنَا كُنْتُ فِي الْعَالَمِ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ بِمَكْنُونِ عِلْمِ اللَّهِ قَبْلَ نُبُوَّتِي
میں دشینج عبد القادر اس وقت بلند رتبہ رکھتا تھا۔ جبکہ نور محمد ابھی اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھا نبوت سے پہلے

اس شعر میں کسی شاعر نے نہایت بے ادبی اور گستاخی سے اللہ عز وجل اور سرورِ دو جہان سرورِ کون و مکان سید اولاد آدم خیر البشر آقا کا نامدراحمہ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے جرم سنگین کا ارتکاب کیا کہ وہ یعنی شیخ عبد القادر جیلانی اس وقت بھی صاحب بلند رتبہ تھے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا علم بھی اللہ تعالیٰ کو نہ تھا حالانکہ حضور صلیم نے فرمایا ہے کہ میں اس وقت بھی اللہ کے ہاں نبی تھا۔

جبکہ آدم علیہ السلام مٹی اور پانی میں تھے ایک تو حضور سے پہلے شیخ
عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو موجود قرار دیا۔ دوسرے اللہ کے علم کو ناقص
کھڑا کیا۔ کہ حضور کا نور بھی اس وقت اللہ کے علم میں نہ تھا۔ حالانکہ اللہ کے علم
میں نہ اضافہ ہوتا ہے نہ کمی۔ اسی نصیبدہ روحی کی شرح لکھتے ہوئے
ایک بدعتی لکھتا ہے۔

منگ مجھو با جو تہذیب کھایا
ڈٹھے ہوئے تیرے نانے
سچا قول الہی دا
ناپروا کیدی کر دا
کھڑا تیرے پاس خزانہ
فضل و ڈا در گاہی دا
لیکے و نہڑے نانے میرے
منگن لائق قدر نہ میرا
درجہ بے پرواہی دا
اناماں جام شہادت پیتا
تاج شاہی دادان سلیمان
حکمت حکم الہی دا
ایوب درد و روح روند امویا
میرے جوگا کی ہن باقی
نہیں بچدا جو چاہی دا

اللہ میٹھنوں ایہ فرمایا
اعظم میرے ہن خزانے
جو چاہیں سو بخشاں تینوں
مذہبوں میں نازین پرورد
عرض کیتی میں یا سبحان
جہڑا مینوں دان کریں
سارے اکھڑے نانے تیرے
نانواں ہو و خزانہ جہڑا
لائق تینوں تیرے جوگا
نبوت خج رسولاں لیستا
سخادت و چہ علی کے ہماں
لقمان داٹائیوں حصہ پایا
صبر عطا صابر نوں ہو یا
حوض حسنہ یوسف ساقی
جنتوں میں دلیل گزاراں

۱۲ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

عرض قبول پٹی درگاہ ہے	امر کیتا رب بے پردہ ہے
تیرا عاشق میں محسوب ہا	توں میں دین دنی دا صوبہ
چوداں طبقے تے تھو سہ	لصفی بے پردہ اہی دا

جاں ایہ امر اللہ دا آیا

ولیاں میںوں میں نوا یا

وظائف مصطفائی صلا

مشرکہ بالا اشعار میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت صمدیت یعنی بے پردہ اہی اور بے نیازی اللہ تعالیٰ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان نصفانصاف تقسیم ہو گئی۔

عرض مدعا

حضرات باہم نے رسالہ ہذا کے ابتدائی صفحات میں اپنے مخدوم حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح تعلیم پیش کر کے اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ آپ واقعی اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے تھے ایک ایک لفظ سے توحید کا نور آشکارا ہے اور اس کے مقابلے میں اہل بدعت کے معتقدات پیش کئے گئے ہیں تاکہ ہر عقل سلیم رکھنے والا اس امر کا اندازہ لگائے کہ اہل بدعت کے اعتقادات کی بنیاد یا تو بعض بد باطن اور دشمنان اسلام شعراء کے قصائد پر ہے جو کہ انہوں نے خود کھڑ کر شیخ موصوف کو بدنام کرنے کی خاطر آپ کی طرف منسوب کر رکھے ہیں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی انہی کسی کتاب میں ان کا کوئی ذکر نہیں۔ یا کتاب بھجۃ الاسرار کے بعض اقوال پر ہے۔ جو کہ سراسر

کتاب وسنت کے خلاف میں۔ اور یہ کتاب ہیجۃ الاسرار بھی حضرت شیخ
رحمۃ اللہ علیہ کے کافی عرصہ بعد کسی شخص نے لکھی ہے۔ آپ کا دامن
ان شرک آمیز اقوال سے بالکل پاک ہے۔ آپ کی کتاب غنیۃ الطالبین
پکار پکار کر آپ کے پاک مسدک کا اعلان کر رہی ہے۔ اگر اب بھی
کوئی جاہل آپ کے اپنے اقوال کے ہوتے ہوئے دوسروں کے
شرک آمیز اقوال کو لے کر شرک پر قائم رہے تو اس کا وہ خود ذمہ
دار ہے۔ حضرت شیخ ان مشرکین کے شرکیہ وظائف سے مطلق
بری الذمہ ہیں۔

اہل بدعت کے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ پر اتہام

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو شرکیہ اتہام اہل بدعت منسوب
کرتے ہیں۔ وہ ان گنت ہیں۔ بطور نمونہ دو ایک ہیجۃ الاسرار میں سے
نقل کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں :-

(۱) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مَن
يَا سَمِيَّ فِي شِدَّةٍ فَكَرَجَتْ عَنَّهُ تَرْجَمَهُ جَوْصِيَّتٌ مِّنْ مِّمْرَانَامِ
لے کر پکارے ہیں اس کی مصیبت دفعہ کر دیتا ہوں (ہیجۃ الاسرار)

انہیں ائمہ میں بمقام قاہرہ ابو محمد
عبدالسلام بن ابی عبداللہ محمد
بن عبدالسلام بن ابراہیم
بن عبدالسلام بصری الاصل
بعدادی المولد والدار نے خبر دی

(۲) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَجَلَةَ
السَّلَامِ بْنُ أَبِي عَبْدِ
اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
السَّلَامِ بْنِ إِسْرَاهِيْمَ
ابْنِ عَبْدِ السَّلَامِ الْبَصْرِيِّ

الْأَصْلُ الْبَغْدَادِيُّ إِدْعَى الْمَوْلِدَ
 وَاللَّهُ إِيَّاهُ الْقَاهِرَةَ سَنَةً
 أَحَدَى وَتِسْعِينَ وَسِتِّمِائَةً
 قَالَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ
 عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَغْدَادِيُّ
 أَخْبَارَ زُبَيْدًا سَنَةً ثَلَاثَ
 وَثَلَاثِينَ وَسِتِّمِائَةً وَقَالَ
 أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ حَاكِمُ الشَّيْخِ أَبُو
 الْقَاسِمِ عُمَرُ بْنُ مَسْعُودٍ
 الْبَزَارِيُّ وَالشَّيْخُ أَبُو حُصَيْنٍ
 عُمَرُ الْكَلْبِيُّ مَاتِي بِبَغْدَادَ
 سَنَةً إِحْدَى وَتِسْعِينَ
 وَخَمْسَ مِائَةٍ قَالَ كَانَ
 شَيْخَنَا الشَّيْخُ عَبْدُ
 الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ يَمْشِي فِي الْهَوَاءِ
 عَلَى رُؤُسِ الْأَشْهُكَادِ فِي
 مَجْلِسِهِ وَيَقُولُ مَا
 تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى يُسَلِّمَ
 عَلَيَّ وَتَجِي السَّنَةُ الْكُلَى
 وَيُسَلِّمَ عَلَيَّ وَتُخْبِرُنِي

کہ ہیں شیخ ابو الحسن علی بن سلیمان
 بغدادی خباز نے سترہ صد میں شہر
 بغداد میں بتلایا کہ ہیں شیخ ابو
 القاسم عمر بن مسعود بزار اور شیخ ابو
 حصین عمر کلبی ماتی نے سترہ صد میں بغداد
 میں بتلایا کہ ہمارے شیخ عبد القادر
 رصنی السد عنہ اپنی مجلس میں برلا
 زمین سے بلند کر رہا ہوا پر مٹتی فرماتے
 اور ارشاد کرتے آفتاب طلوع
 نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ سلام کرے
 مجھ پر نیا سال جب آتا ہے مجھ
 پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا
 ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے
 نیا مہینہ جب آتا ہے مجھ پر
 سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا
 ہے جو کچھ اس میں ہونے والا
 ہے۔ نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر
 سلام کرتا ہے اور مجھے خبر
 دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے
 والا ہے۔ نیا دن جو آتا ہے
 مجھ پر سلام کرتا ہے

بِمَا يَجِدُ فِي فِيهَا وَيَجِيئُ
 الْأُسْبُوْعُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْكَ
 وَيُخَبِّرُنِي فِيهِ وَعِزَّة
 رَبِّي إِنَّ الشَّعْدَاءَ وَ
 الْأَشْقِيَاءَ كَيْفَ صُنُون
 عَلَى عَيْنِي فِي اللُّوْحِ
 الْمَحْفُوظِ وَأَنَا غَائِضٌ
 فِي بَحَارِ عِلْمِ اللَّهِ تَع
 وَ مُشَاهِدَاتِهِ أَنَا جُحَّةٌ
 اللَّهُ عَلَيْكُمْ جَمِيعُكُمْ
 وَأَنَا نَائِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْكَ وَآلِهِ وَكَلِّ وَ
 وَارثه في الارض :

اور مجھے خبر دیتا ہے کہ جو کچھ اس
 میں ہونے والا ہے۔ پتہ ہے
 رب کی عزت کی قسم کہ تمام سعید و
 و شقی مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں
 میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے
 یعنی لوح محفوظ میرے پیش
 نظر ہے میں اللہ عزوجل کے
 مشاہدے سے دریاؤں
 غوطہ زن ہوں میں تم سب پر
 حجت الہی ہوں میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب
 اور زمین میں حضور صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کا وارث ہوں۔

بہجۃ الاسرار

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی تصنیف رُحْنِیۃ الطالِبِینِ فتوحِ اُغْبِیَا کے مقابلہ
 کر کے خود ہی فیصلہ کر لیجئے۔ کہ کیا یہ دونوں تصنیفات ایک ہی شخص کی
 ہو سکتی ہیں۔ اور ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں۔ کہ کتاب بہجۃ الاسرار
 حضرت شیخ رحم کے کافی عرصہ بعد کسی شخص نے لکھی ہے
 وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ -

